رجسٹرڈ ایل ۱۰۰

THREE PIE 3Ps 3Ps

سکھان بھر میں گھروں اور گاریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرض کو بجالانے والا صرف یکیلا اخبار

مقاصد

روابط

لانہ عوام سے جگہ

ے امتیازی قیمت صرف

رائے اسلامی گرامی اخبار

پستوں کی فہرست میں لکھے

۔ اسکے علاوہ جو کچھ زیادت کریں عطیہ

ہوگا ۔

ہیں اور برکات کا مورد بنیں

حقیقت

گے اسلام کو پہچانا

ور چہرہ سے بدلائل

کے صاحبان میں

موت دیتا ۔

ی غیر خواہی ۔

(۲) آریوں اور

(۳) ا ا ا ش کی گدو غبا

حفظ نقلی دور کر

(۴) حضرت بانا نانک رحمۃ

سچا تا ۔ اور ا

(۵) گو

وقت کا اخبار

KHILAFAT LIBRARY

جلد ۹ | ایڈیٹر شیخ محمد یوسف سابق سوداگر دوالمیر | نمبر ۱۱

نہایت ہی مفید کتابیں

سوانح عمری باوا نانک :- اس کتاب میں نہایت ہی وضاحت اور صراحت سے اس امر کو ظاہر و باہر کیا گیا ہے کہ حضرت باوا نانک راسخ الاعتقاد مسلمان اور ولی اللہ تھے سکھ مذہب سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے اور سکھ صاحبان میں تبلیغ کے واسطے اس سے بہتر اور کوئی کتاب نہیں ملیگی قیمت مجلد ۱۴ر غیر مجلد ۱۲ر

فتح مبین :- اڈیٹر نور کا ایک بردست آریہ پنڈت سے مباحثہ جسمیں آریہ پنڈت کو اپنے منہ سے اپنی شکست فاش کا اعتراف کرنا پڑا اور سکھ صاحبان نے بھی گواہی دی - آریہ مذہب سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے نہایت ہی مفید کتاب ہے قیمت صرف ۴ر

گورو کی بانی ایک ایم ۔ اے پروفیسر کے جواب میں باوا صاحب ہندو مذہب اور اسلامی نور سے بھرپور ہیں اس کا خوبی اس سے ظاہر ہے کہ ہندوستان کے ۲۰ جی کے اخبارات نے خاکسار اڈیٹر نور کے حق میں گواہی دی قیمت صرف ۴ر

آریہ دھرم چوں یہ رسالہ شیخی مخلوں میں اپنی عمر پر اسکی خوبی اسی سے ظاہر ہے کہ ایک سکھ سردار میونسپل کمشنر نے اسکی ... ہ کاپیاں خرید کر مفت تقسیم کیں غرضیکہ قابل دید رسالہ ہے چند کاپیاں موجود ہیں قیمت ۲ر

قدیم ہندستان کی روحانی تعلیم یہ وہ معرکۃ الآراء کتاب ہے کہ جسپر ہندوستان کے ۸ چوٹی کے اخبارات نے نہایت ہی عمدہ ریویوز کیے اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ نے فرمایا کہ یہ کتاب مجھے ... پسند آئی کہ جبتک شروع سے لیکر آخر تک پڑھ نہیں لیا مجھے چین نہیں آیا بھلا اس سے بڑھکر اور کیا گواہی ہو سکتی ہے صرف چند کاپیاں باقی ہیں قیمت صرف ۸ر

کفارہ یہ مسیحی صاحبان کا ایک بنیادی مسئلہ ہے اسپر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے کفارہ نامی معرکۃ الآراء رسالہ لکھا ہے کہ از روئے منقولی اور معقولی عقیدۂ کفارہ غلط ہے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ نے اس رسالہ کو بہت پسند فرمایا ہمارے پاس اسکی چند کاپیاں ہیں قیمت صرف ۳ر

شدھی کی اشدھی آریہ سماج کے مسئلہ شدھی پر برقی روشنی ڈالی گئی ہے منقولی اور معقولی شہادتوں سے اس امر کو واضح

صرف ۹ر

نیر اسلام ایک نومسلم عیسائی کی تصنیف ہے جسمیں اسنے قبول اسلام کے وجوہات اور مسیحی مذہب پر اسلام کی فضیلت اور برتری دکھلائی گئی ہے قیمت ۰۵ر

دین الحق احمدیت کے متعلق واقفیت حاصل کرنے کے لئے نہایت ہی مفید کتاب ہے قیمت صرف ۸ر

بھارت پرکرش آریہ مذہب کے متعلق نہایت ہی مفید کتاب ہے سچ ہے کہ مصنف نے دریا کوزہ میں بند کر دیا ہے قیمت ۸ر

فتح یزدان ایک آریہ کے جواب میں نہایت ہی مفید اور معرکۃ الآراء کتاب ہے دلچسپ نگاہ سے لبریز ہے قیمت ۶ر

تدبیر و تقدیر پر نہایت ہی معرکۃ الآراء مکالمہ ہے اس نازک مسئلہ پر اس قدر نازک خیالی سے کام لیا گیا ہے کہ بے اختیار واہ وا کا لفظ منہ سے نکل جاتا ہے قیمت صرف ۶ر

تفسیر رکوع احزاب ایک نومسلم پنڈت کی معرکۃ الآراء تصنیف جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے قیمت ۸ر

نومسلم کا لیکچر مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت صرف ۱ر

مکالمہ مسلمان و آریہ مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت صرف ۲ر

(میگزین پریس قادیان میں باہتمام شیخ محمد نصیب پرنٹر و سلسلہ چھپکر شیخ محمد یوسف کیلئے قادیان سے شائع ہوا)

گھنگور گھٹا کی افق پر سفید دھاریاں

KHUDABAT LIBRARY

مکرمی جناب غلام محی الدین خانصاحب انسپکٹر کاہنوواں سے لکھتے ہیں:۔

مکرم جناب شیخ صاحب وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اسمیں کچھ شک نہیں ہے آپکی خدمات تبلیغ اسلام سکھوں وآریوں میں قابل قدر ہے۔ ان حالات میں جسقدر بھی آپکے پرچہ اخبار نور کی اعانت کی جاوے تھوڑی ہے اور ایسی صورتوں میں اگر پرچہ اخبار توقف سے پہنچے تو کوئی اعتراض نہیں ہے آپ بڑی خوشی سے وی پی ارسال فرمادیں اور ایک وی پی پرچہ اخبار میرے دوست کے نام بھی ارسال کردیں اور دیگر کار خدمات سے یاد فرماتے رہا کریں تابعدار ہوں۔

مکرمی چودھری مولاداد خانصاحب سب انسپکٹر منٹگمری سے لکھتے ہیں:۔

اخی المکرم سردار محمد یوسف صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپکا نوازشنامہ چھاپہ شدہ ملا جسکو پڑھکر معلوم ہوا کہ آپکو اخبار دیر سے چھپنے وغیرہ کا بڑا فکر ہے اور بعض احباب کے وی پی واپس کرنے سے نور کے بند ہونیکا اندیشہ ہے۔ میں اپنے مذاق اور ایمان کے رو سے عرض کرتا ہوں کہ اشاعت اللہ تعالیٰ جل شانہ کو دین اسلام کی ترقی اور ہر طرف سے بہبودی منظور ہے اور نور اسی راہ پر چل رہا ہے جس راہ پر چلنے سے مومنین کو اللہ تعالیٰ کامیابی کا منہ دکھایا کرتا ہے۔ اور چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ہمارا ضائع نہیں ہوتا اسلیئے نور بھی کسی صورت سے ضائع نہیں ہو سکتا۔ نور جیسا پرچہ ہو اور وہ کون شخص ہے جو جیتے جی عمداً اور لاپرواہی سے اسے بند کردے۔ ہاں یہ بات ہے جیسے کہ ایک کل گو کو بعل راستہ میں پڑا مل گیا اور اس نے معمولی سنگ خیال کرکے گدھے کے گلے میں ڈالدیا ایسے انسان پر افسوس بھی نہیں ہو سکتا ہاں کوئی خاص مجبوری ہووے تو دوسری بات ہے ورنہ نور اور وہ بند ہو۔ خدا تعالیٰ اسے چلا رہا ہے اور وہی چلائیگا نہ آپ چلا رہے ہیں اور نہ خریدار یہ ایک بہانہ ہے قدرت الٰہی کام کر رہی ہے بوجہ بشریت انسان کو تردد ضرور ہوتا ہے تو خاصہ بشریت ہے۔ آپ ایسا کلمہ ہی نہ نکالا کریں جس سے نور کے عدم ظہور کا اندیشہ ہو۔ باقی سب خیریت ہے۔ اپنے گھر سلام بچوں کو دعائے خیر و برکت و پیار۔ میرے گھر سے پیار و عاجز بغرض دعا درخواست رخصت چار یوم جلسہ کیلئے لی ہے اگر خدا تعالیٰ نے چاہا تو دیدار سے مشرف ہونگا۔ والسلام

مکرمی مستری مہراللہ صاحب لہیاں ضلع امرتسر سے لکھتے ہیں:۔

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ بھائی صاحب۔ بندہ آپکا از حد شکر گذار ہے بھائی صاحب آپ بیشک وی پی کر دیویں انشاء اللہ ضرور ہی وصول کرونگا آپ ضرور میرے نام پر وی پی کر دیویں ضرور وصول کرونگا۔ بندہ جلسہ پر قادیان آنے کو تھا۔ خیر آپ ہی وی پی کر دیویں ہرگز توقف نہ کریں آپکے بندہ شرمسار ہے کمزوری کے سبب سے آپکو میری طرف سے بہت تکلیف ہوتی رہی ہے لیکن درگذر آپکا کام ہے۔ بیشک آپ میرے نام پر سے روپیہ کا وی پی کر دیں۔

مکرمی سید محمد حسین شاہ صاحب سب انسپکٹر قصور سے لکھتے ہیں:۔

مکرمی بندہ شیخ صاحب زاد عنایتہٗ۔ علیکم سلام تاریخ رسید سے آجتک کبھی وی پی واپس نہیں نہ آئندہ واپس ہوگا آپ مطمئن رہیں۔ خدمتیں جو گان ملت السلام علیکم عرض فرمادیں۔ اور یاد آنے پر دعا خیر فرمایا کریں اگر ہو سکے تو احقر کی جانب سے اعلیٰ حضور حضرت خلیفۃ الثانی کی خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر جماعت احمدیہ قصور کا السلام علیکم عرض کرکے استدعا دعاء برکات فرمائیں مشکور ہونگا آپکے حق میں دعائیں مانگوں گا۔

مکرمی منشی ذوالفقار علیخانصاحب لاہور سے لکھتے ہیں:۔

برادرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپنے وی پی کیا اور آپکے خط سے معلوم ہوا کہ وہ آپکے پاس واپس پہنچ گیا اور موجب شکایت ہوا۔ میں تو قادیان سے آکر دو روز یہاں رہا پھر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے تار پہنچنے پر دہلی چلا گیا پرسوں شب کو حضرت کو سوار کرا کر کل دہلی سے چلکر رات کو یہاں پہنچا ہوں۔ یہ وجہ واپسی کی ہوئی۔ آپ ضرور وی پی کر دیں اور کوشش فرمائیں کہ آپ کی عدم موجودگی میں بھی کوئی صورت ایسی ہو کہ پرچہ نکلتا رہے گو بظاہر بہت مشکل ہے خیر جو کچھ ہے بہت غنیمت ہے۔

مکرمی حاجی عمرالدین صاحب حصار سے لکھتے ہیں:۔

حضرت شیخ صاحب سلمہٗ۔ السلام علیکم۔ آپکا ایک مضمون آپکے اخبار نور میں زیر عنوان "یاد آئیگی تجھے میری وفا میرے بعد" مطبوعہ ۷ر نومبر ۱۹۱۷ء نمبر ۴۵ خاکسار کی نظر سے گذرا واقعی وہ مضمون دردناک اور ہر ایک دلکو ہلا دینے والا ہے۔ میرا تو دل اسکی مطالعہ سے بہت گداز ہو رہا ہے افسوس ہے کہ ایسے نوران قدر پرچہ کی یہاں تک حالت ہو چکی ہے اور احباب اسکی ایسی سرد مہری دیکھ رہے ہیں جس کی وجہ سے ایسا عمدہ اور کارکن پرچہ محض التوا میں پڑا ہوا ہے۔ اور اگر خدانخواستہ یہی سلوک ہمیشہ کیلئے "نور" کے ساتھ کیا گیا۔ تو واللہ اعلم کیا حشر ہو۔ دعا گو ہوں کہ آپکے اخبار گوہربار کو اللہ کریم بیش از بیش ترقی عطا کرے اور تائید غیبی اسکے شامل حال رہے اور وہ بڑھے پھولے اور پھلے آمین۔

حضرت! یوں تو خاکسار آپکے حالات اور کارہائے نمایاں اول سے ہی جانتا ہے مگر مذکورہ بالا آرٹیکل کے پڑھنے سے زیادہ ہی مطلع ہو گیا ہوں۔ انشاء اللہ نور کی توسیع اشاعت کیلئے زندگی کوشاں رہوں گا اور کل ۸ر بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت کیا گیا ہے۔ آپ ایک پرچہ کسی صاحب مستحق شائق اخبار بین کے نام جاری کر دیں۔ فی الحال ایک سال کی قیمت ادا کرتا ہوں اور آئندہ بھی اسے جاری رکھنے کی سعی کروں گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخبار نور

قادیان دارالامان ۳۰ مارچ ۱۹۱۸ء

عظیم الشان خوشخبری

KHILAFAT LIBRARY

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل مرحوم (یادش بخیر بہت فیض رسان وجود تھا) کی یہ ازحد خواہش تھی کہ ہماری جماعت میں ہندی اور سنسکرت دان شخص ضرور پیدا ہوں اور اُسوقت حضرت کے قیافہ نے اِس کام کے لیئے خاکسار ایڈیٹر نور کو پسند فرمایا اور ایک پنڈت تیس روپیہ ماہوار پر جو روزانہ زیادہ سے زیادہ آدھ گھنٹہ پڑھاتا ہوگا کو متعین فرمایا مگر شومئی قسمت سے ابھی میں نے ایک ہفتہ بھی نہیں پڑھنے پایا تھا کہ میری آنکھیں سخت دُکھنی آگئیں اور دوستوں کو معلوم ہے کہ میں تقریباً دو سال تک آنکھوں کے عارضہ سے سخت بیمار رہا اور ہندی کا پڑھنا وہیں کا وہیں رہ گیا۔ مگر گذشتہ برسات میں میں نے اس امر کو نہایت سختی سے محسوس کیا کہ جب تک ہم ہندی نہ پڑھیں یہ امر واقع ہے کہ ہم آریہ سماج سے مقابلہ نہیں کر سکتے۔ یہ صاف اور ظاہر بات ہے کہ جبتک مخالف کے ملک کا نقشہ ہمارے سامنے نہ ہو ہم نہیں سمجھ سکتے کہ مخالف پر کہاں اور کس جگہ سے حملہ کیا جائے اور مورچہ بندی یا سرنگ لگانے کے لیئے کون کون سے مقامات مفید ہونگے غرضیکہ مقابلہ کے لیئے مخالف کے ملک کا نقشہ ضرور آنکھوں کے سامنے ہونا چاہیئے ورنہ بغیر اسکے نہ ڈیفنس ہو سکتا ہے اور نہ ادفنس۔ یعنی بچاؤ ہو سکتا ہے اور نہ حملہ مخالف پر فتح پانے کے لیئے یہ ازحد ضروری ہے کہ مخالف کے ملک کا نقشہ آنکھوں کے سامنے ہو۔ جن دوستوں کو خاکسار اڈیٹر نور کے سکھ صاحبان سے مباحثات سننے کا اتفاق ہوا ہے وہ اس امر سے بخوبی آگاہ ہیں کہ تقریباً ہر میدان میں خدا نے فتح اور نصرت کا جھنڈا ہماری ہاتھ میں دیا یہ کیوں؟ اس لیئے کہ خاکسار اڈیٹر نور سکھ مذہب کے لٹریچر کو انہیں کی زبان میں بخوبی پڑھ سکتا ہے مگر آریہ صاحبان کی بیشتر مذہبی کتابیں ہندی ہی میں ہیں اور آریہ دوست اس کا اُردو ترجمہ کرنا پسند نہیں فرماتے اس لیئے ہم مسلمان آریہ سماج کی مذہبی کتب سے بہت کم آگاہ ہو سکتے تھے اور عموماً ہماری واقفیت آریہ مذہب کے متعلق سیکنڈ ہینڈ ہوا کرتی تھی اس لیئے شروع ستمبر میں میرے دل میں یہ ازحد خواہش پیدا ہوئی کہ خواہ کچھ بھی ہو مگر آریہ سماج سے مقابلہ کے لیئے ہندی ضروری پڑھنی چاہیئے۔ یہ ٹھان توکل علی اللہ میں نے ہندی شروع کر دی۔ مگر دقت یہ کہ اوّل تو قادیان میں کوئی پڑھانے والا نہیں ملتا اور جو ہے بھی وہ ہم احمدیوں کو آسانی سے پڑھانا پسند نہیں کرتا۔ اسلیئے بادون اُستاد کے ہی ہندی پڑھنی شروع کر دی اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی جو اُن دنوں شملہ تشریف فرما تھے دعا کے لیئے عریضہ لکھا کہ میں نے ان ان وجوہات سے توکل علی اللہ ہندی پڑھنی شروع کر دی ہے آپ دعا فرما دیں کہ خدا مجھ کو کامیاب کرے۔ حضرت اقدس کی طرف سے بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی نے ۱۳ ستمبر کو سپیرن ہوس شملہ سے خاکسار کو یہ خط لکھا:۔

"مکرم برادرم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپکا مفصل ملفوف حضرت کے حضور پہنچا۔ حضرت آپکو اخلاص سے بہت خوش ہوئے اور دعا فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی کوشش کو قبول فرما کر بار در فرما دے اور آپکے کاروبار میں برکت دے۔ خاص تاکید حضور اس امر کی فرماتے ہیں کہ آپ ہندی اور سنسکرت پڑھنے کی سعی کریں اور جسقدر جلد ممکن ہو اس زبان میں مہارت پیدا کریں تاکید مزید حضرت نے خود کل سنسکرت کی کتب بغرض مطالعہ خرید فرمائی ہیں۔ اور دیکھنا شروع بھی کر دیا ہے مولوی عمر الدین صاحب نے بھی ہندی پڑھنی شروع کر دی ہے حضور کی طبیعت روبصحت ہے مسجد میں دعا کے لیئے اعلان کرا دیا کریں"۔

اسی کے ساتھ مجھے مکرمی ماسٹر عبدالرحیم صاحب نیرؔ کا خط بھی حضرت اقدس سے اسی مضمون کا ملا جسمیں یہ اضافہ تھا کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قدرت اک طرف میرے دلمیں یہ خیال پیدا ہوا کہ خدا ہماری جماعت میں کسی کو ہندی سنسکرت پڑھنے کے لیئے تیار کر دے اور دوسری طرف خدا نے ایک شخص کے دل میں یہ بات ڈالدی اور وہ ہندی پڑھنے کے لیئے آمادہ ہو گیا"۔ اِس سے آپ اس امر کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حضرت کے دلمیں یہ کسقدر خواہش تھی کہ ہماری جماعت میں ہندی دان پیدا ہوں چنانچہ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور حضرت کی دعاؤں کا ہی نتیجہ ہے کہ صرف تین ماہ کی توجہ سے اب میں ہندی خدا کے فضل سے ایسی ہی آسانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہوں جیسا کہ اُردو اور گورمکھی وغیرہ۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اگر مجھے پہلے معلوم ہوتا کہ میں اتنی جلدی ہندی پڑھ سکونگا تو میں آج سے کبھی کا ہندی پڑھ گیا ہوتا مگر ہر ایک بات کے لیئے ایک وقت مقرر ہوتا ہے الحمد للہ کہ خدا نے بغیر کسی پنڈت کے زیر احسان ہونے کے یہ فضل کر دیا۔ اور اب انشاء اللہ تعالیٰ خاکسار اڈیٹر نور ایسی ہی عمدگی اور احسن طریقہ سے آریوں سے شاستارتی اور کامرانی سے مباحثات کر سکیگا جیسا کہ بفضلِ ایزدی سکھ صاحبان سے ہوا کرتے ہیں۔ یہ ایک اشد ضرورت اور بڑی بھاری کمی تھی جو خدا کے فضل سے پوری ہوئی گذشتہ ماہ مجھے کافی رقم صرف ہندی کی کتابوں پر ہی خرچ کرنی پڑی ہے لاہور میں سوامی دیانند کے بجر وید بھاش اور رگ وید بھاش کے لیئے لکھا گیا بجر وید بھاش تو مل گیا ہے اور رگ وید بھاش میرٹھ سے ملے گا۔ اور امید ہے کہ عنقریب ہی سوامی دیانند کے بجر وید بھاش پر اخبار نور میں تنقید کا سلسلہ شروع کر دیا جائے گا اور یقیناً خیر خواہان ملت اس نادر اور نایاب سلسلہ مضمون کو بکمال نظر پسندیدگی دیکھینگے۔

یہ سب کچھ ہے اور اپنے بیگانے سب اس امر کے معترف ہیں کہ تمام ہندوستان میں صرف نور ہی ایک ایسا اخبار ہے جو سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرض کو نہایت عمدگی اور بہ احسن وجوہ پورا کر رہا ہے مگر کسقدر حیرت اور تعجب کی جا ہے کہ اس نادر اور

بے ذیل پرچہ کی اشاعت اسقدر قلیل بلکہ اقل ہے کہ ہمیں ظاہر کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے اور اخبار اپنا خرچ بھی پورا نہیں کر سکتا کیا دوستوں کے دلمیں کچھ بھی خیال پیدا نہیں ہوتا کہ وہ نور کی حالت کو اگر زیادہ نہیں تو کم از کم اس حد تک تو پہنچا دیں کہ یہ اپنا خرچ تو آپ پورا کر سکے آہ وہ نور کے کونسے خریدار ہونگے جنکے ایک دو دوست نہوں اور پھر وہ کونسے دوست ہونگے جنہیں نور کی توسیع اشاعت کے لئے کہا جائے اور وہ انکار کر دیں صرف تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے ہیں دیکھو لگا کہ کون کون سے احباب کرام اس مجاہد پرچہ کی اعانت کیلئے اپنے ہاتھ بڑھاتے ہیں اس سنہری فہرست کی چوٹی پر کس خیر خواہ ملت کا نام ہوتا ہے۔

پرکاش کا اس طرح اشتعال دلانا ٹھیک نہیں

مسکر اضلع ہمیر پور کے پادریصاحب نے بقول پرکاش وہاں کے آریہ سماجیوں پر سختی سے کام لیا جسے کوئی بھی اچھی نظر سے نہیں دیکھ سکتا کیونکہ جس طرح مسیحی صاحبان کو اپنے عقائد کی اشاعت کا حق ہے اسی طرح ہر ایک مذہب والے کو زیر سایہ برٹش گورنمنٹ یکساں حق حاصل ہے مگر پرکاش کو چاہیئے تھا کہ وہ وہاں کے آریہ سماج کو یہ مشورہ دیتا کہ وہ گورنمنٹ کے پاس شکایت بھیجیں گورنمنٹ ہر ایک ایسی شکایت کو ہر وقت رفع کرنے کے لیے تیار ہے مگر اڈیٹر پرکاش نے سیاست کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہا ہے اور وہ وہاں کے آریوں کو وید مقدس کا یہ پیغام سناتا ہے کہ وید میں تو دشٹوں کو ڈنڈ دینے کی سپشٹ آگیا ہے یعنی وید میں مخالفوں کو سزا دینے کی صاف اجازت ہے کیا وید میں نہیں لکھا "مینو اسی مینو سے دیسی" وید میں تو پرماتما (خدا) کو رودر (رولانے والا) کے لفظ سے یاد کیا گیا ہے کاش کہ سکرا کے آریہ سماجیوں کو ہی شکشا (تعلیم) کا گیان (علم) ہوتا اگر انہوں نے اس شکشا (تعلیم) پر آچرن (عمل) کیا ہوتا تو انہیں اخبار میں لکھنے کی ضرورت نہ ہوتی"

سیلف گورنمنٹ ہندوؤں کو نہ ملنی چاہیئے ایک ہندو اخبار کی رائے

ظالموں کا حصہ ہے ذرا ہندوؤں کی سختیوں کو دیکھو محض خیالی وجوہ پر ان لوگوں کو بھی اپنے کوئوں پر چڑھنے سے روکتے ہیں جو چوٹی رکھتے رام کرشن کو مانتے اور گو برہمن کے سیوک ہیں اگر ایسی حالت میں نیچ اقوام عیسائی اور مسلمان ہو جائیں تو اس میں تعجب کیا"

"نور" قومی مساوات صرف اسلام میں ہی پاؤ گے جو برہمن ازم سے پاک ہے اور جس کا ماٹو اکرمکم عند اللہ اتقاکم ہے اور بھنگی سے مسلمان شدہ بھی انہیں حقوق کا مالک ہے جنکا ایک سیّد زادہ۔ اسلیئے از روئے اصول سیلف گورنمنٹ کی حقدار بھی ایسی ہی قوم ہونی چاہیئے۔

مسیحی مذہب میں مساوات کو کہاں تک دخل ہے

ایک ہمعصر لکھتا ہے کہ "۲۰ سال کا عرصہ گذرا کہ سہیں بسواس نامی ایک نوجوان دیسی عیسائی بار یسال کے محکمہ پولیس میں بطور سب انسپکٹر ملازم تھا۔ اور ایک معزز خاندان سے تعلق رکھنے کے علاوہ اعلیٰ درجہ کا تعلیم یافتہ بھی تھا۔ گرجا کے تعلقات نے اسے حسن اتفاق سے ایک نوجوان یورپین لڑکی کے حسن جوبن کا دالادہ شیدا بنا دیا جو عیسائیوں کی مقامی نو آبادی کے مشن میں رہا کرتی تھی یورپین لڑکی کو بھی اپنے عاشق سہن سے دلی محبت تھی رفتہ رفتہ یہ محبت بڑھ گئی اور یورپین لڑکی کے دوست و احباب اس راز سے آشنا ہو گئے اگرچہ عیسائیوں میں برادرانہ اتحاد اور ذات پات کا سوال بظاہر نہیں پڑتا مگر جونہی کہ عیسائی نو آبادی کے یورپین پادری اور دیگر لوگوں نے یہ دیکھا کہ ایک ہندوستانی عیسائی یورپین لڑکی سے راز و نیاز کا سلسلہ قائم کر رہا ہے انہوں نے فوری طور پر اسکی مخالفت کی لڑکی کو دھمکایا اور سہن بسواس پر کئی قسم کی اذیتیں روا رکھی گئیں مگر جب اس سے بھی کام نہ چلا تو مشنری لیڈی کو چھپا کر انگلستان کی طرف روانہ کر دیا گیا اور سہن بسواس کو اپنی ملازمت سے ہاتھ دھونا پڑا مظلوم سہن نے اپنی محبت و الفت کے درد انگیز فسانہ کو کتابی شکل میں شائع کیا اور اس نے اپنی محبوبہ کی تمام خط و کتابت درج کر دی جو سرتاپا محبت میں ڈوبی ہوئی تھی۔ سہن بسواس اگرچہ عیسائی تھا مگر یورپین عیسائیوں نے ذات پات اور رنگ نسل کے امتیاز کی بنا پر اسے ذلیل و خوار بنایا اور مساوی سلوک کرنیکا پُرزور نقارہ پیٹتے ہوئے بھی ایک ہندوستانی عیسائی کو یورپین لیڈی سے شادی کا پاک رشتہ قائم کرنے کا موقع نہ دیا افسوس صد افسوس۔ ہم پھر بھی کہینگے کہ مساوات کا پاک اصول سوائے اسلام کے اور کہیں نہیں پاؤ گے کیونکہ اسلام نے ہی سب سے پہلے یہ تعلیم لوگوں کے سامنے رکھی اکرمکم عند اللہ اتقاکم

کیا ویدک دھرم عالمگیر ہے؟

اس موقعہ پر مسافر آگرہ نے اپنے ۸ فروری کے اشو میں پورے ۴ کالم کا ایک لیڈر لکھا ہے کہ صرف ویدک دھرم ہی عالمگیر ہے۔ اگرچہ خاکسار اڈیٹر نور کے ساتھ اس عنوان پر کئی دفعہ آریہ سماج سے بحث ہوئی اور آریہ سماج کو بھری مجلس میں اپنی کمزوریوں کو محسوس کرنا پڑا ابھی کل ہی کی بات ہے کہ فتحگڈھ چوڑیاں میں پنڈت پورنانند صاحب ہیڈ اوپدیشک آریہ پرتنی مذہبی سبھا کے ساتھ اسی مضمون پر میرا مباحثہ ہوا اور پنڈت صاحب کو جو ندامت اٹھانی پڑی اسکا بہترین اندازہ پنڈت صاحب کا دل ہی لگا سکتا ہے یا وہ لوگ جو اس

KHILAFAT LIBRARY

مباحثہ میں موجود تھے۔ اسکے علاوہ اگر ویدک دھرم میں واقعی "عالمگیری" کی خصوصیت ہوتی تو صرف ہندوستان کی چار دیواری میں ہی محدود نہ رہتا اسکے حلقہ اثر کا دائرہ بہت وسیع ہوتا اسی سے ہی اندازہ لگالو کہ ویدک دھرم میں عالمگیری کی خصوصیت کہاں تک پائی جاتی ہے ؛

عیسائی لوگ کیا کام کر رہے ہیں

یقیناً خیر خواہان ملت اس امر کو کمال حیرت سے سنینگے کہ مسیحی مذہب کے پیرو کس تندہی سے ہندوستان میں اپنا کام کر رہے ہیں اسوقت ہندوستان میں عیسائیوں کی طرف سے پندرہ ہزار انسٹی ٹیوشنز ہیں جنمیں ۶ لاکھ لڑکے اور لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں بڑے شفاخانوں میں جنمیں مریض رہکر شفا حاصل کر سکتے ہیں ۲۰۴ ہیں چھوٹے شفاخانے جنمیں مریض جاکر دوائی لے سکتے ہیں تعداد ۵۰۸۵ ہے یورپین مبلغوں کی تعداد ۵۲۰۰ ہے لیکن انکے ماتحت ۳۸۴۵۸ دیسی پادری کام کر رہے ہیں اب ہم اپنی حالت کا مقابلہ کریں سوائے خدا کے افضل کے اور کوئی سہارہ نظر نہیں آتا ؛

کانگرسی مسلمان لیڈروں کی حد سے بڑھی ہوئی فیشن پرستی

کانگرس دیلیگیٹ کے سالانہ اجلاس میں بہت سے کانگرسی لیڈر آئے تھے۔ جن میں زیادہ حصہ ایسا تھا کہ نہایت سادہ وضع کا ہندوستانی لباس زیب تن کیئے ہوئے تھے حالانکہ ان میں اکثر نہایت لائق متقہ راور مالی اعتبار سے اچھی حیثیت کے لیڈر تھے۔ برخلاف اسکے جلسہ میں مسلمان لیڈر عموماً انگریزی لباس پہنے ہوئے تھے بعض کی داڑھی و مونچھوں دونو کا صفایا تھا۔ اکثر کے پاس ہیٹ تھی۔ اور عام طور پر جو مسلمان تھے۔ انکا لباس بھی ہندو لیڈروں سے بڑھیا اور زیادہ فیشن ایبل تھا۔ یہ حضرات جو قومیت و آزادی اور مساوات کے مدعی ہیں۔ انہوں نے اپنے طرز عمل سے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ یہ اتنی سی بات نہیں جانتے کہ قومیت اور مساوات کے لیئے سب سے زیادہ ضرورت ہے اپنے قومی تمدن اور قومی لباس کو قائم رکھنے کی۔ نیز یہ کہ دنیا میں کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی جسکی اقتصادی حالت اچھی نہ ہو اور کسی قوم کی اقتصادی حالت درست نہیں ہو سکتی۔ تاوقتیکہ اس قوم میں کفائت شعاری کی عادت نہ ہو۔ یہ مسلمانوں کی تباہی کا باعث ہے کہ ہر شخص اپنا لباس و ظاہری ٹھاٹھ اپنی حیثیت سے زیادہ رکھنے کی کوشش کرتا ہے

ہر روز تین سو عیسائیوں کا اضافہ

کچھ عرصہ ہوا کہ آل انڈیا کرسچن کانفرنس کے میر مجلس نے یہ کہا کہ "ہر روز تین صد نئے عیسائی ہوتے ہیں اور ہم اسوقت تک دم نہ لیں گے جب تک یہ سب ملک حضرت مسیحؑ کے قدموں میں نہیں جھک جائیگا" خیال کرو عیسائی صاحبان کی مذہبی لگن پر وہ روزانہ تین صد عیسائی بناتے ہوئے بھی بیفکر نہیں اور اس دھن میں ہیں کہ جب تک کل ہندوستان کو عیسائی نہیں بنالیں گے چین نہیں آئیگا۔ دوسری طرف مسلمانوں کی سستی انظر الی الشمس ہے۔ مسلمانو! کیا تم چاہتے ہو کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا فقرہ بلند کرنے والے باپ۔ بیٹا روح القدس پر ایمان لے آویں۔ اگر نہیں تو ضرورت ہے کہ ہمت کے پاؤں کھڑے ہو جاؤ۔ اور لوگوں کو اس خطرہ سے آگاہ کر کے انہیں بتلادو کہ نجات صرف اسلام میں ہی ہے جو از سر تا پا توحید ہے ؛

آپے میں رہیں تجی آپے میں رہیں جیون

مہاشہ آریگزٹ لکھتے ہیں "دنیا کی جملہ مذہبی جماعتوں میں یہ بات کافی طور سے پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ آریہ سماج کے سامنے کوئی مباحثہ کے لیئے تیار نہیں ہے اور نہ کوئی وید مقدس پر اعتراض لانے کی جرأت کر سکتا ہے" اپنے منہ سے میاں مٹھو

کی مثال اس سے بڑ
کے فائلوں کو اٹھا کر
میں ویدک تعلیم ر

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مبارک ہے وہ جو اس دردمند آواز کو سنے

(حضرت قبلہ میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹ سے تحریر فرماتے ہیں)

برادرم مکرم جناب شیخ صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

نور کی وسعت اشاعت کے متعلق آپکی تحریریں بڑی زور سے نکل رہی ہیں۔ اور باوجود کوئی دقیقہ تحریک اٹھا نہ رکھنے کے بھی تا ہم قوم کو حرکت نہیں ہوئی۔ سکھوں اور آریوں کیلئے نور کی روشنی۔ بہت ہی بابرکت ہے۔ اور اسمیں کسی احمدی کو کلام نہیں ہے گو آپکی معلومات ان ہر دو مذاہب کے مقابلہ میں جو کام کر سکتے ہیں۔ وہ دوسرے مجاہدین سلسلہ سے ممکن نہیں۔ پھر بھی خدا جانے کیوں جماعت اس اخبار کی کافی تعداد کے بڑھانے میں ہاتھ نہیں بڑھاتی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اس جلسہ میں خاص تحریک فرمائی۔ میرا خود بھی یہ خیال خاص ہے کہ آپکے وجود سے احمدی قوم دین کی خدمت کا کام جہاں تک ممکن ہو آپکی ہر ایک دقت رفع کر کے لے اور قوم کے ذی مقدور بزرگ مجموعی اتفاق سے آپکی امداد کی سبیل پیدا کریں وسعت اشاعت اخبار کے ذریعہ علاوہ قوم کی توجہ ایک ایسی رقم مہیا کر دینے پر ہونی چاہیئے جس سے آپکو اپنے مقاصد دینی میں فراغت حاصل ہو۔ میرے خیال میں کم سے کم پانچسو روپیہ بالفعل آپکی امداد کے واسطے جمع ہونا چاہیئے تا آپ معلومات سے بذریعہ رسائل مختلف سکھوں اور آریوں کو آگاہ کیا جائے اور پھر ان رسائل کو ذی مقدرت احباب بہ تعداد مناسب خرید کر مفت تقسیم کریں۔ اور اسی طرح پر سلسلہ چلتا رہے۔ اور اخبار کی اشاعت میں بھی ترقی ہو جائے اگر ۵۰ احباب ۵۰ روپیہ یکدم دیدیں تو پانچسو کی تعداد یکدم جمع ہو جاتی ہے۔ خدا کرے کہ قوم کو توجہ ہو جائے اور آپکو کچھ سہولت ہو۔ اس امر میں میں جو بھی کوشش کرونگا اور احباب سیالکوٹ کو توجہ دلاؤنگا اور دس کی رقم اپنی بھی شامل کرونگا اگر مناسب سمجھیں تو اسی نوٹ کے ساتھ میری اس تجویز کا اعلان کریں۔ شاید عام تحریک ہو جو قوم میں پیدا ہو جائے ؛

۹/۵/۱۴

خاکسار حامد سیالکوٹ

ایسے فیشن ایبل لباس میں

نہیں ہوتے خواہ انکا کپڑا کیسا ہی اعلیٰ درجہ کا کیوں نہ ہو انکی عزت نہیں کی جاتی اور اس طرح انگریزی لباس پہننے والوں کی برادری الگ ہو رہی ہے جو مساوات کو روز بروز کم کرتی چلی جا رہی ہے ہندو

دوست کو جواب دینے کی جرأت نہیں ہے۔ اگر آریہ گزٹ اب تیار ہے تو ہم آریہ گزٹ میں مضامین بھیجنے کے لیئے تیار ہیں اگر جرأت ہے تو وہ ہمارے مضامین کو شائع کرنیکا حوصلہ کرے ؛

آریہ سماج میں نیوگ کا شگوفہ

جس نیوگ سے لالہ منشی رام عرف شردھانند سوامی جی مہاراج آریہ بھائیوں کو محروم رکھنے کی لایعنی کوشش میں مشغول ہیں اسکی خوبیاں وہ کسی سچے آریہ بھائی سے پوچھ کر ملاحظہ فرمائیں۔ جو واقعی طور پر بے شمار اور لاتعداد ہیں۔ چنانچہ آریہ اخبار "ورشانند" نیوگ کے مسئلہ کو جائز ثابت کرتا ہوا نہایت طمطراق سے رقمطراز ہے کہ "یہ فعل بد فعل نہیں ہے۔ اسکی خاص ضرورت کے وقت اسپر عمل ہونا بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوا ہے اور سینکڑوں خرابیوں کو دور کرنے والا ہوتا ہے یعنی جس طرح بھوجن سے جسم کی امداد ہوتی ہے اور جسمانی خرابیوں کا خاتمہ ہوتا ہے ایسے ہی نیوگ کے موقع پر رواج دینے سے سوسائٹی کی خرابیاں دور ہوتی ہے نامردی پیدا ہونے والے دکھ دور ہوتے ہیں۔ زناکاری کے رواج میں رکاوٹ ہوتی ہے یہ انسانی خواہشوں کو روکنے کی طاقت ہے اور سب سے بڑی بات ہے معصر مذکور نے نیوگ کی تائید میں زبان قلم سے اگل دی ہے وہ یہ ہے کہ "جگہ جگہ جھک مارنے کی عادت چھوٹتی ہے رنڈیوں کے چکلے بند ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے پوشیدہ حرکات بند ہوتی ہیں" ان لاجواب خوبیوں کی موجودگی میں خدا معلوم کیوں لالہ منشی رام جی بیزار ہو گئے ہیں۔ انہیں نہ صرف اپنے گذشتہ غلط فیصلہ پر مکرر غور کرنا چاہیئے بلکہ آریہ خاندانوں میں نیوگ کی پوتر رسم کو جاری کرانے کے لیئے زبردست کوششوں سے کام لینا چاہیئے کیونکہ اب وہ سنیاسی ہیں اور بطور سنیاسی کے کوئی آریہ بھائی انکے حکم کو اب ٹالنے کی

[illegible]

[illegible] میں مسلمانوں [illegible] نسبتاً زیادہ ہے

اور اسلیئے اسوقت ہر ایک آریہ اخبار کے لیئے یہ مسئلہ حرکتہ الاراء بن رہا ہے۔ کہ جہاں تک اور جس قدر جلدی ممکن ہو سکے بنگال میں آریہ مذہب کی تبلیغ کے لیئے ایک وفد فی الفور بھیجدیا جائے۔ جس گرم جوشی کے ساتھ اس مضمون پر آجکل آریہ صاحبان میں بحث ہو رہی ہے اُس سے اُمید پڑتی ہے کہ عنقریب ہی کوئی وفد بنگال میں بھیجا جائے گا ضرورت ہے کہ وہاں کے مسلمانوں کو آریہ مذہب کی حقیقت سے آگاہ کر دیا جائے وہاں کے لوگ ناگری بنگلہ اور انگریزی ان ہر سہ زبانوں کو خوب سمجھتے ہیں کیا ہی بہتر ہو کہ کوئی باہمت انجمن ان زبانوں میں آریہ سماج کے متعلق مختلف ٹریکٹ لکھ کر وہاں کے لوگوں میں اصل لاگت پر یا مفت تقسیم کیئے جائیں اور اگر تم نے کچھ عرصہ خاموشی سے کام لیا جیسا کہ ہماری عادت ہو چکی ہے تو یقیناً سمجھو کہ بعد میں کف افسوس ملکر صرف لکیر کو ہی پیٹنا پڑے گا ؛

افریقہ کی خبر لو

افریقہ میں آریہ صاحبان کا ایک اخبار جاری ہے اسکے ناظم لکھتے ہیں کہ "ہمارے پاس نو آدمی ہیں نہ روپیہ لیکن تاہم جب سے دھرم ہر اخبار جاری ہوا ہے ہم نے **نصف درجن سے زیادہ مسلمان** اور عیسائی شدھ کر لیئے ہیں" جن حروف کو ہم نے جلی کر دیا ہے وہ خصوصیت سے بھی خواہان ملت کے محتاج ہیں اگر ابھی سے اس طرف توجہ نہ کی گئی تو پھر بہت مشکل ہو جائیگا ضرورت ہے کہ افریقہ کے مسلمانوں کو بہت جلد آریہ مذہب کی حقیقت سے آگاہ کیا جائے ؛

بدھوا بواہ یا نیوگ

ہمعصر آریہ گزٹ اپنے ہر ایک اشو میں بدھوا بواہ پر بہت زور دیتا ہے جو نہایت ہی مستحسن فعل ہے مگر سوال یہ ہے کہ آریہ گزٹ کے اڈیٹر کا اس بدھوا بواہ یا نکاح ثانی سے کونسا بدھوا بواہ مراد ہے کیونکہ آریہ سماج کے لیڈر سوامی دیانند اپنی ستیارتھ پرکاش میں جو آریہ سماج کا پانچوان وید ہے فرماتے ہیں :-

سوال - پنربواہ میں کیا نقص ہے؟

جواب - اوّل عورت مرد میں محبت کا کم ہونا کیونکہ جب چاہے تب مرد کو عورت اور عورت کو مرد چھوڑ کر دوسرے کے ساتھ تعلق کر لینگے۔ دوم جب عورت اپنے خاوند کے مرنے پر یا مرد اپنی بیوی کے مرنے پر دوسرا بیاہ کرنا چاہیں تب پہلی عورت کی یا پہلے خاوند کی جائداد کو اڑا لیجانا اور انکے کنبہ والوں کا ان سے جھگڑا کرنا۔ سوئم۔ بہت سے اچھے خاندانوں کا نام و نشان مٹ کر انکی جائداد کا برباد کرنا۔ چہارم۔ پتی برت اور استری برت دھرموں کا برباد ہونا۔ اس قسم کے نقصوں کے سبب دوجوں (یعنی برہمن کھشتری ویش) میں پنربواہ یا ایک سے زیادہ بواہ کبھی نہ ہونا چاہیئں"

اس جگہ یہ بحث نہیں ہے کہ سوامی دیانند نے بدھوا بواہ کے برخلاف جو دلائل دیئے ہیں وہ کہانتک اپنے اندر معقولیت کا شائبہ رکھتے ہیں۔ اس کو ہم کسی دوسرے موقعہ پر رکھتے ہیں اسجگہ سوال صرف یہ ہے کہ آریہ گزٹ اپنے ہر اشو میں جو دو تین صفحات بدھوا بواہ کے لیئے سیاہ کرتا ہے سوامی دیانند کہاں تک اسکی اجازت دیتا ہے اور اگر بدھوا بواہ سے مراد آریہ گزٹ کی نیوگ سے ہے تو پھر وہ نیوگ پر بدھوا بواہ کا خول کیوں چڑھاتا ہے صاف الفاظ میں نیوگ کا لفظ کیوں نہیں لکھتا؟

یہ سپرٹ مبارک ہے

اس سے پہلے آریہ سماج کے متعلق یہ خیال تھا کہ غیر مذاہب کے پیروؤں کو اپنے میں شامل کر کے اڑے وقت میں ان کا ساتھ نہیں دیتا مگر اب آریہ سماج نے اس روش میں اپنی اصلاح پر آمادگی ظاہر کی ہے ایک نو آریہ پر مقدمہ تھا اور وہ کچھ عرصہ کے لیئے جیل خانہ میں بھیجا جاتا ہے اور مقدمہ کسی مذہبی نکتہ خیال سے نہیں بلکہ دنیوی معاملات پر۔ اسپر مسافر آگرہ کے اڈیٹر نے اپیل کی کہ جب تک یہ نو آریہ جیلخانہ میں رہے ہمارا فرض ہے کہ اس کے بال بچوں کے خرچ کے لیئے ۵۰ ماہوار دیتے رہیں آریہ مسافر کی اس معمولی سی اپیل پر دھڑا دھڑ روپیہ جمع ہو رہا ہے اور ۵۰ ماہوار کے حساب سے اسکے بال بچوں کو پہنچ رہا ہے یہ زندہ قوم کی زندگی کی علامت ہے

مٹی کھانیوالی قوم

ملک سیام میں لاسیٹی نام ایک ایسی قوم آباد ہے جو مٹی کو نہایت رغبت سے کھاتی ہے۔ یہ لوگ کسی مجبوری کی وجہ سے مٹی نہیں کھاتے بلکہ اس قوم کے امیر و غریب جوان اور بوڑھے سب کے سب مٹی کو بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔ بلکہ دریا کے کنارے کی مٹی کو بہت پسند کرتے ہیں اور اس مٹی کو اچھی طرح سے بھگو کر اور ملکر آگ میں اسکی ٹکیاں بھی دہاتی بازاروں میں فروخت ہوتی ہیں۔ اور بڑے بڑے جلسوں اور دعوتوں پر ان ٹکیوں کو کھانے کے لیئے پیش کیا جاتا ہے یعنی جسطرح اسطرف پان الایچی وغیرہ سے مہمان کی تواضع کیجاتی ہے یونگو کے بعض علاقوں میں کھانڈ کے کھلونوں کی طرح مٹی کے کھلونے بنا کر فروخت کیئے جاتے ہیں۔ اور لوگ انکو خوشی سے کھاتے اور تحفہ تحائف کے طور پر یار دوستوں اور رشتہ داروں کو ارسال کرتے ہیں۔ مٹی کھانے سے انکی صحت پر کوئی برا اثر نہیں پڑتا ؛

ایک ہندو بدھوا اور گورنر بمبئی

اخبار رمز لکھتا ہے کہ صاحب سشن جج تاپک نے ایک سترہ سالہ نوجوان بدھوا کو اس جرم میں کالے پانی کی سزا دی کہ اس نے اپنے نئے پیدا شدہ بچہ کو ہلاک کر ڈالا تھا بمبئی ہائی کورٹ نے بھی ملزمہ کی سزا بحال رکھی اسپر ملزمہ کے وکیل مسٹر لابھ شنکر نے لارڈ ولنگٹن گورنر صاحب بمبئی کیخدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ اسمیں اس لڑکی کا قصور نہیں ہے بلکہ اسکے جرم کی ذمہ داری اسکی قوم پر عائد ہوتی ہے کہ جس قوم میں بدھواؤں کو انکی قدرتی خواہش کے خلاف جبراً بیوہ رکھا جاتا ہے چنانچہ گورنر صاحب نے اس لڑکی کی پہلی سزا کو ایک سال کی سزا میں تبدیل کر دیا ہے کاش کہ ہندو قوم اس واقعہ سے متاثر ہو کہ بیچاری دکھیہ بدھواؤں کے ساتھ انصاف پر مبنی سلوک کرنے کے لیئے تیار ہو سکے ! ؛

پنجاب میں ساڑھے سات لاکھ بیوائیں

بیچاری بیواؤں پر قوم کے فرضی اور جھوٹے رواج کے تحت جسقدر ظلم و ستم روا رکھا جاتا ہے وہ مذکورہ بالا نوٹ سے بخوبی ظاہر ہے ہندوستان میں کروڑہا بیوائیں ہیں جن کی تکالیف خیر خواہان بنی نوع انسان کی توجہ کی خصوصیت سے محتاج ہیں خاص پنجاب میں ہی ایک سال سے لیکر پچیس سال تک کی عمر کی ساڑھے سات لاکھ بیوائیں ہیں جنکا نقشہ حسب ذیل ہے :-

ایک سال کی عمر کی	۴
پانچ سال کی عمر کی	۹۶
پانچ سے دس سال کی عمر کی	۱۵۲۷
دس سے پندرہ سال کی عمر کی	۴۲۸۸
پندرہ سے بیس سال کی عمر کی	۱۲۸۴۴
بیس سے پچیس سال کی عمر کی	۲۴۳۴۵

خدا کرے کہ ہمارے ہندو دوست اس طرف توجہ کریں کہ کس طرح ان لڑکیوں کے جذبات اور احساسات سے بے پرواہی اختیار کی جارہی ہے اور پھر قوم کو کس طرح اس بے پرواہی کا خمیازہ اٹھانا پڑتا ہے وہ روزمرہ کے مشاہدات سے صاف ظاہر ہے ؛

ایک اسلامی اصول کی شہادت ایک آریہ اخبار کے ہاتھ سے

آریہ پتر کا لکھتا ہے "کہ لالہ رادھا کشن کے اعضاء ضرور انکے خلاف شہادت دے رہے ہیں وہ اس بات کو جانتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ وہ تردید کرنے کی ہمت نہیں کرتے"۔ مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ قیامت کے دن ہر ایک انسان کے اعضاء اسکے متعلق شہادت دینگے مگر آریہ دوست ہمیشہ مسلمانوں کے منہ آیا کرتے ہیں کہ یہ نہیں ہو سکتا۔ مگر آریہ پتر کا کے اڈیٹر کو غور کرنا چاہیئے کہ جب بقول انکے یہاں اعضاء شہادت دے سکتے ہیں تو قیامت کے روز کیوں نہیں دے سکتے کیا جو خدا یہاں کے اعضاء کا مالک ہے پرلوک یا دوسری دنیا میں خدا کی ملکیت سے وہ اعضاء باہر ہو جائینگے ؟ ہمارے دوست غور کریں ؛

آریہ سماج کی شدھی کا عجیب و غریب حشر

ستیہ دیو (سابق غلام حیدر)

جسکو مسافر آگرہ نے نہایت ہی ڈھول ڈھمکے سے آریہ بنایا تھا اور ایک سال تک اس شدھ شدھی کی عجیب غریب ہستی کے راگ مسافر آگرہ میں الاپے گئے تھے اس نہایت ہی عجیب و غریب شدھی کے متعلق بنارس سے ایک نامہ نگار الہلحدیث کو یہ لکھتا ہے :-

کہ مہاشہ جی جب بنارس تشریف لائے تو سماج نے آپکو ہاتھوں ہاتھ لیا۔ بڑی قدر کی "کالی محل" میں ٹھیرایا۔ مہاشہ کے لیئے سنسکرت سیکھنے کا کافی انتظام کر دیا۔ اور اسلام اور اہل اسلام کے خلاف چند ٹریکٹ شائع کرائے۔ حتیٰ کہ مہاشہ جی نے ایک جامع لغت لکھنے کا ارادہ کیا۔ جسمیں الفاظ عربی کا ترجمہ سنسکرت میں اور الفاظ سنسکرت کا ترجمہ عربی میں کیا جائے مواد کے جمع کرنے کی فکر تھی۔ کہ بنارس کی سماج نے مہاشہ جی کو ماتحت کرنا چاہا۔ اور تبلیغ کے لئے سفر پر مجبور کیا۔

مہاشہ جی نے سماج کے ماتحت کسی کام کرنے سے انکار کر دیا۔ اور آزاد رہنا چاہا جس سے سماج اور انمیں ان بن شروع ہوئی۔ مہاشہ جی نے انتقال مکانی کر کے میرے محلہ کے قریب ایک مکان میں بود و باش اختیار کی۔ جسمیں ایک سکول کھولا جسمیں صرف و نحو عربی و انگریزی و سنسکرت کی تعلیم کا انتظام کیا گیا۔ اب چونکہ مہاشہ جی میرے قریب رہنے لگے تھے۔ اسلئے مجھ سے برابر ملاقات ہوتی مہاشہ جی کی استدعا پر میں نے اپنے مدرسہ کا ایک طالب علم سندھیا مدرسی کے لیئے دیا لیکن چند ماہ کے بعد سماج کی پوشیدہ کارگذاریوں سے سکول مذکور درہم برہم ہو گیا۔ اب مہاشہ جی نے مستقل پریس رکھنے کا ارادہ کیا ہے۔ میں نے بڑی جانفشانی سے ایک پریس دلا دیا۔ بغیر ضمانت کے منظوری کرا دی۔ اور نام اس کا "ٹریڈنگ کمپنی پریس" قرار پایا۔ اب مہاشہ جی نے ہندوؤں کے برخلاف رسالے لکھنا شروع کیا ہے۔ چنانچہ اسوقت تک ۴ رسالے "ہندوؤں کی ایشوری کتابیں" کے نام سے شائع ہو چکے

KHILAFAT LIBRARY

ہیں۔ نام تو ہندوؤں کا ہے لیکن صحیح نظر در اصل سماج ہے۔ اسی سے چند دن قبل مہاشہ جی سخت علیل ہو گئے تھے اور کوئی بھی انکا تیماردار اور خبر گیرنہ تھا۔ کہ محلہ کی ایک غریب بیوہ ہندو عورت نے جو ادھیڑ ہے اُس پر ترس کھا کر اسکی خدمت کی۔ مہاشہ جی نے اس کے صلہ میں بعد تندرستی اسکو اپنے یہاں نوکر رکھ لیا اور "ماں" کہنے لگے۔ عورت نیک ہے۔ لیکن سماج نے صاف نظر سے نہ دیکھا۔ لامحالہ مہاشہ جی کو متہم کرنے لگے اور اسکے ساتھ ناجائز تعلق کی نسبت اس بیوہ کے ایک بیٹی تھی۔ جو بیاہی ہوئی تھی۔ لیکن ہمیشہ ساس بہو کی ان بن کی وجہ سے لڑکی میکہ ہی میں رہتی۔ حتّٰی کہ لڑکی کے سسرال والوں نے علیحدگی کی درخواست کی۔ کہ اگر لڑکی کی والدہ تین سو روپیہ دیدے۔ تو علیحدگی ہو سکے۔ چنانچہ اس بیوہ نے جسکی جان تنگ آگئی تھی۔ مہاشہ جی سے اس قصہ کا ذکر کیا۔ مہاشہ جی نے فوراً روپے دیدیئے۔ چنانچہ اس لڑکی کی علیحدگی ہو گئی۔ اور اس نے مجسٹریٹ سے فارغ خطی لے لی۔ اب لڑکی کی دوسری شادی کی فکر ہوئی۔ چند احباب کی رائے ہوئی۔ کہ خود مہاشہ جی اُس سے شادی کر لیں۔ کیونکہ وہ ایک برہمن کے دیرج سے ہے اور اسکے علاوہ جو اس کی ماں سے مہاشہ جی کا ناجائز علاقہ شہرت دیا گیا ہے۔ حالانکہ وہ اُسکو ماں کہتے ہیں حقیقت میں وہ ماں ہی کے رتبہ پر پہنچ جائے (کیونکہ ساس ماں کے برابر ہے) مہاشہ جی شادی کرنے پر راضی نہ ہوتے تھے۔ آخر مہاشہ جی نے منظور کر لیا اور عین دیوالی کے روز شادی قرار پائی اب مہاشہ جی اکیلے۔ انتظام شادی کا کون کرے؟ آخر مینے اپنے چند احباب کو لیکر فرش فروش وغیرہ کا سامان کیا۔ اور چونکہ مہاشہ جی کا پریوار یہیں تھا۔ اور مسلمان تھا جسکے لئے مہاشہ جی کی خدمت میں دیدیا تھا۔ اُس نے اور تمام کام انجام دیئے۔ مہاشہ جی نے ہندوؤں اور آریوں کو بھی دعوت دی نتیجہ یہ ہوا۔ کہ دو تین ہندو محلے کے اور ایک آریہ پنڈت تو پہنچا۔ باقی ساری مجلس ہماری جماعت اہل اسلام ہی سے بھری رہی۔ چنانچہ رسم نکاح ادا ہوئی۔ اور ہم لوگوں کی خاطر مہاشہ جی نے مٹھائی بانٹ دی۔ گو یہ مرحلہ بڑی خوبی سے طے ہوا۔ سماجی منہ دیکھتے رہ گئے لیکن مہاشہ جی کا کچھ بگاڑ نہ سکے۔ حالانکہ مخالفت بے حد ہو گئی تھی۔ اس اثناء میں آریہ سمجی جی بنارس تشریف لائے۔ مہاشہ جی نے انکو مباحثہ کا چیلنج دینا چاہا۔ اور مجھ سے ایک باقاعدہ جلسہ کرنیکی فرمائش کی۔ میں نے اپنی انجمن تائید کا مکان انکے لیکچر کے لیئے دیدیا۔ اور ایک خاص جلسہ کے لیئے آمادہ ہو گیا کہ مجھے چند سفر درپیش ہو گئے۔ میں "سیتاپور" "پھولپور" "غازی پور" "مئو" کے جلسوں میں چلا گیا۔ جب واپس آیا۔ تو مہاشہ جی کہیں سفر میں جا چکے تھے۔ اور اب تک واپس تشریف نہیں لائے۔ خدا نے چاہا تو اب وہ دن قریب ہے کہ مہاشہ ست دیو جی پھر غلام حیدر کی شکل میں اسلامی اسٹیج پر غازی دھرم پال جی کی طرح جلوہ آرا ہوں اور اکیلے سماج میں گئے تھے۔ لیکن وہاں سے سود لیکر واپس آئیں۔ کیونکہ شادی کا مرحلہ سخت تھا۔ جو طے ہو گیا ✦

اب ایک دوسری شدھی کا اس سے بھی زیادہ عجیب و غریب حشر ملاحظہ کریں خالصہ اخبار لکھتا ہے:۔

حال میں ہمعصر آریہ مسافر کا نپور نے ایک نئی شدھی کا راز انکشاف کیا ہے۔ جسمیں نجیب آباد کا کوئی مسلمان نور محمد نامی آریہ سماج نے شدھ کیا اور بعد میں اسے چندر پرکاش کا نام دیا گیا۔ گو مہاشہ چندر پرکاش صرف چند ہی روز اپنا جلوہ دکھا کر آریہ سماج سے بھاگ نکلا۔ اور خود جہیں آکر پھر مسلمان بن گیا۔ خوب رہی۔ اسپر ہمعصر مذکور لکھتا ہے۔ کہ نور محمد ایک محض بیکار شخص تھا۔ اور صرف روٹی کمانے کے لیئے سماج میں داخل ہوا تھا۔ مزید برآں آریہ سماج نجیب آباد کو اس کے چال چلن پر بھی کچھ شبہ ہوا تھا جس سے تحقیقات میں یہ بہت گرے ہوئے اخلاق کا آدمی ثابت ہوا۔ بہت خوب اگر آریہ مسافر کی واقفیت درست ہے اور بظاہر اسکے درست ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ تو ہمیں نجیب آباد کے سماج کے ارکین و دانش پر افسوس آتا ہے کہ جو اپنی سوسائٹی کی ترقی کے لئے پر جلیں و بیکار آدمی تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ میاں نور محمد یا مہاشہ چندر پرکاش کی آمد سے ہندو جاتی میں کونسا آفتاب روشن ہو گیا۔ جو اب اسکے چلے جانے سے اندھیرا چھا جائیگا۔ آریہ سماج شدھی کے محاذ میں بار بار زک اُٹھاتی ہے۔ مگر اپنے گذشتہ تجربہ سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش نہیں کرتی۔ جس کا لازمی نتیجہ افسوس و ندامت ہوتا ہے ✦

آریہ سماج میں ناستک سٹیلی

مسافر آگرہ کے تحت یکم مارچ کا لکھتا ہے کہ

"آریہ سماج کے خانہ زاد دشمنوں کو کیا کریں دیکھو آریہ سماج کی کشتی کدھر جا رہی ہے دیکھ ہوشیار ہو جاؤ آریہ سماج کی کشتی ناستکتا کی چٹان سے ٹکرا کر چور چور ہونیوالی ہے .... آپ تو کہینگے کہ آریہ سماج میں مہاتما لوگوں کا ڈھیر ہے مگر ہم آئندہ نمبر میں بتلا ئینگے یہ مہاتما ان کے برقہ پوش ہی ہیں جو ناستکتا کی گہری غار میں آریہ سماج کو گرانا چاہتے ہیں یہی اخبار اپنے ۲ صفحہ پر لکھتا ہے کہ آج آریہ سماج کا وہی پردھان یا سکرٹری ہو سکتا ہے جو بی اے یا ایم اے ہو چاہے سدا چار (چال چلن) کے لحاظ سے معمولی سے معمولی انسان سے بھی گرا ہوا ہو" دریں حالات مسافر آگرہ یا کوئی اور کس برتے پر کسی دوسری سوسائٹی کے متعلق جرأت کر سکتے ہیں ✦

جو کہ سال میں بارہ دفعہ شائع ہوتا ہے

نیم حکیموں کے پھندے سے رہائی دلانے والا۔ مایوس مریضوں کی بھی بہبودی کے ساتھ مفت مشورہ دینے کے علاوہ علمی طبی علوم پر محققانہ بحث کریگا۔ اعلیحضرت حکیم العلماء مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ خلیفۃ المسیح اوّل کے مجربات صحیح طور پر درج کیئے جاتے ہیں باوجود ان خوبیوں کے حسب خواہش خریدار رفیق حیات کے ذیل کی ادویہ میں سے ایک دوا مفت ملیگی

دوائی جریان ۔ سرمہ نور ۔ دوائی قابض و تقویت کشا

پتہ:۔ کارخانہ رفیق حیات قادیان پنجاب